جہری نماز میں بھولے سے آہستہ سورہ فاتحہ پڑھنا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2728

تاریخ اجراء: 13 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ / 22 مئی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص نے مغرب کی نماز میں بھول کر سورہ فاتحہ جہر سے پڑھنے کے بجائے آہستہ پڑھ لی ہو اور سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ اسے تو جہر سے تلاوت کرنی تھی، تو اب اس کیلئے کیا حکم ہو گا؟ نیز ایسی صورت میں یاد آنے کے بعد دوبارہ سورہ فاتحہ جہر سے تلاوت کرے یا سورت کی تلاوت جہر سے شروع کر دے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر مُنفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے مغرب کی نماز میں سورہ فاتحہ آہستہ پڑھ لی، تو اُس پر کچھ حکم نہیں کہ جہری نمازوں میں تنہا نماز پڑھنے والے پر جہر کے ساتھ قراءت واجب ہی نہیں، پھر سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بھی اُسے اختیار ہے کہ چاہے تو سورت کی قراءت آہستہ کرے یا جہر سے کرے، مگر جہر سے قراءت افضل ہے، ہاں اگر وہ قضا نماز ہو اور کسی سری نماز کے وقت اس کی قضا کی جا رہی ہو تو اب آہستہ قراءت لازم ہو گی۔

یہ تو منفرد کے متعلق مسئلہ تھا، امام پر چونکہ جہری نمازوں میں جہر کے ساتھ قراءت واجب ہے، لہٰذا اگر امام نے مغرب کی نماز میں پوری سورہ فاتحہ جہر کے بجائے آہستہ پڑھ لی ہو، تو امام پر سجدہ سہو واجب ہو جائے گا، اب اُسے حکم ہو گا کہ فاتحہ کا جہر کے ساتھ اعادہ کئے بغیر، سورت کو جہر کے ساتھ پڑھنا شروع کر دے اور نماز کے آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ فاتحہ کے جہر کے ساتھ اعادے کی ممانعت اس لئے ہے کہ سورہ فاتحہ پوری یا اکثر پڑھ لینے کے بعد سورت سے پہلے اس کا تکرار نہ کرنا واجب ہے، اگر اس صورت میں سورہ فاتحہ کا جہر کے ساتھ اعادہ کیا تو جان بوجھ کر واجب کے ترک کی وجہ سے اب سجدہ سہو کافی نہ ہو گا، بلکہ اُس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہو گا۔ ایسی صورت میں اگر منفرد بھی سورہ فاتحہ پوری آہستہ پڑھ لینے کے بعد اس کا جہر کے ساتھ اعادہ کرے گا، تو قصداً ترکِ واجب کی وجہ سے اُس پر بھی نماز کا اعادہ واجب ہو جائے گا۔

امام پر جہری نمازوں میں جہر کے ساتھ قراءت واجب ہے، جبکہ منفرد پر جہر واجب نہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(ویجهر الامام) وجوبا (فی الفجر وأولی العشاءین أداء وقضاء وجمعة وعیدین وتراویح ووتر) فی رمضان۔۔۔(ویخیر المنفرد فی الجهر) وهو أفضل (إن أدی)۔۔۔(ویخافت المنفرد (حتما) أو وجوبا (إن قضی) الجهریة فی وقت المخافتة كأن صلی العشاء بعد طلوع الشمس۔۔۔(علی الاصح) كما فی الهدایة" ملتقطاً۔ "ترجمہ: امام وجوبی طور پر فجر اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، جہر کے ساتھ قراءت کرے گا، چاہے یہ نمازیں ادا ہوں یا قضا۔ یونہی جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتر میں بھی جہر کرے گا۔۔۔ اور تنہا نماز پڑھنے والے شخص کو (جہری نمازوں میں) جہر کے ساتھ قراءت کرنے میں اختیار ہے، اور افضل جہر ہے جبکہ ادا پڑھے۔۔۔ اور تنہا نماز پڑھنے والا شخص اگر جہری نماز کی قضا، سری نماز کے وقت میں کرے تو وجوبی طور پر وہ آہستہ قراءت کرے گا جیسے کوئی شخص عشاء کی قضا نماز، طلوعِ شمس کے بعد ادا کرے (تو وہ اس میں آہستہ قراءت کرے گا)، اصح قول کے مطابق جیسا کہ ہدایہ میں ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، صفحہ 305-307، دار المعرفۃ، بیروت)

امام کے جہری نماز میں سری قراءت کرنے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:"لو جهر فیما یخافت **أو خافت فیما یجهر وجب علیه سجود السهو** واختلفوا فی مقدار ما یجب به السهو منهما قیل یعتبر فی الفصلین بقدر ما تجوز به الصلاة وهو الاصح" ترجمہ: اگر امام نے سری نماز میں جہری قراءت کی یا جہری نماز میں سری قراءت کی تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ پھر فقہاء کا اس مقدار کے متعلق اختلاف ہے جس سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ دونوں صورتوں میں بقدر جواز نماز معتبر ہے اور یہی اصح ہے۔ (الفتاوی الهندیه، جلد1، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، صفحہ 128، دار الکتب العلمیه، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:"امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔۔۔ منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ714، مکتبۃ المدینہ کراچی)

سورہ فاتحہ کی تکرار سے متعلق، بحر الرائق میں ہے:"ثم اعلم أن فی مسألة القراءة الواجبة واجبین آخرین: أحدهما: وجوب تقدیم الفاتحة علی السورة۔۔۔ ثانیهما: الاقتصار فی الأولیین علی قراءة الفاتحة مرة واحدة فی كل ركعة حتی إذا قرأها فی ركعة منهما مرتین وجب علیه سجود السهو، كذا فی

الذخيرة وغيرها لكن في فتاوى قاضي خان تفصيل، وهو أنه إذا قرأها مرتين على الولاء وجب السجود، وإن فصل بينهما بالسورة لا يجب" ترجمہ: پھر جان لو کہ واجب قراءت کے مسئلے میں دو واجب اور ہیں: ایک تو فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔ اور دوسرا فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں فاتحہ کی صرف ایک بار قراءت کرنا واجب ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے فرض کی دونوں رکعتوں میں سے کسی رکعت میں فاتحہ کو دوبار پڑھا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا، یونہی ذخیرہ وغیرہ میں ہے لیکن فتاوی قاضی خان میں تفصیل ہے وہ یہ کہ جب فاتحہ کو پے درپے دوبار پڑھے تو سجدہ سہو واجب ہو گا اور اگر اس میں سورت کا فاصلہ کر دیا تو واجب نہیں ہو گا۔ (البحر الرائق، جلد1، صفحہ313، دار الکتاب الإسلامي، بیروت)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے فتاوی امجدیہ میں بعینہ یہی سوال ہوا کہ مغرب کے وقت قراءت جہری کے بجائے سری شروع کیا، الحمد شریف کے بعد یاد آیا کہ قراءت جہری کرنا چاہئے، چنانچہ امام نے پھر الحمد شریف کا اعادہ کیا یعنی جہر کے ساتھ پڑھا تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: "امام کو چاہئے کہ سورہ فاتحہ جب پڑھ چکا تو اس کا اعادہ نہ کرے، بلکہ اب سورت کو جہر سے پڑھے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے کہ جہر سے پڑھنا امام پر واجب تھا اور یہ واجب امام سے سہوا ترک ہوا، اور فاتحہ کی تکرار ترک واجب ہے کہ فاتحہ اور سورت کے درمیان فصل طویل جائز نہیں۔" (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ282، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net